Communist Party of China and the 20th Congress of CPSU
(British & Irish Communist Organization)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس اور چینی کمیونسٹ پارٹی

مترجم: شاداب مرتضی

برطانوی اور آئرش کمیونسٹ تنظیم

اس مضمون کے ساتھ ہم جدید ترمیم پسندی کے ماخذ پر چھ مضامین کے سلسلے کا چھٹا مضمون پیش کر رہے ہیں جس کا محور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس ہے۔ یہ مطالعہ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس پر چینی کمیونسٹ پارٹی کے ردعمل کا اور سوویت ترمیم پسندی کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ اس سوال کو اٹھاتا ہے: کیا چینی کمیونسٹ پارٹی خروشچیف ازم کے ابھار سے اچھی طرح واقف تھی اور کیا اس نے سوویت ترمیم پسندی کے نظریاتی تجزیے اور انکشاف کو اسی طرح نمایاں کیا جس طرح لینن نے 1914ء میں کاؤتسکی کی موقع پرستی سے مارکسزم کا دفاع کیا تھا؟ چینی کمیونسٹ پارٹی کے یوگوسلاویہ پر، بیسویں کانگریس پر، اسٹالن پر اور سوشلزم کے تحت طبقاتی جدوجہد کے جاری رہنے پر مؤقف کا قریب سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ 1955ء سے 1960ء کے دوران چینی کمیونسٹ پارٹی کے عوامی بیانات ایسے نہیں تھے کہ ان سے یہ ظاہر ہوتا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی بیسویں کانگریس اور جدید ترمیم پسندی کے ابھار کے مضمرات کو سمجھتی تھی۔ اس کے برعکس، یہ جائزہ دلیل دیتا ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی اور ماؤزے تنگ نے خروشچیف کی ترمیم پسندی کو مارکسزم-لینن ازم کا تسلسل سمجھنے کی غلطی کی اور 1957ء اور 1960ء میں کمیونسٹ اور ورکرز پارٹیوں کی میٹنگوں میں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں خروشچیف ازم کو غلبہ حاصل کرنے میں مدد دی۔ حالانکہ اس مطالعے کو پہلی بار تیس سال قبل شائع کیا گیا تھا لیکن کمیونسٹ تحریک میں اس کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔

1۔ ماؤازم یا فکرِ ماؤزے تنگ (Mao Zedong Thought) کا سوال ترمیم پسندی کے خلاف تحریک کے لیے نہایت اہمیت کا حامل سوال ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی نویں کانگریس نے اس چیز کو ضروری بنا دیا ہے کہ اس معاملے کی تحقیق کی جائے اور یہ طے

کیا جائے کہ آیاماؤزے تنگ کی تحریریں مارکسزم کی ایسی جامع نظریاتی ترقی پر مشتمل ہیں جو آج کے دور میں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کواسی طرح اطمینان بخش رہنمائی فراہم کرتی ہیں جس طرح لینن کی تحریروں نے 1914ء کی تقسیم (اسپلٹ) کے بعد فراہم کی تھی۔

یہ دستاویز پچاس کی دہائی کے اواخر میں ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی مجموعی قیادت کے خروشچیف ازم کے ابھار سے تعلق کا جائزہ لیتی ہے۔ مزید تبدیلیوں کا جائزہ بعد کی دستاویز میں لیا جائے گا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی میں خروشچیف کی ترمیم پسندی کا ابھار اور پچاس کی دہائی کے درمیان اوراواخر میں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں اس کا مکمل غلبہ، مزدور طبقے کی انقلابی سیاست کے لیے ایک تباہ کن شکست تھی جس کا موازنہ صرف یورپ کی سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے موقع پرستی میں زوال سے کیا جاسکتا ہے۔

2۔ 1914ء میں لینن نے کاؤتسکائی موقع پرستی میں زوال پذیری کے خلاف انقلابی مارکسی مؤقف کا دفاع کیا تھا۔ اس نے معاملے سے جڑے تمام سوالوں کا جامع اور ٹھوس مارکسی تجزیہ کیا اوراس طرح مارکسزم اور کاؤتسکی ازم کے درمیان حد بندی کی واضح اور صاف لکیریں کھینچیں۔ مزید برآں، اس نے مارکسی نقطۂ نظر کو ان انقلابی نقاطِ نظر سے صاف طور پر علیحدہ کیا جو موضوعی طور پر کاؤتسکی ازم کے خلاف ہونے کے باوجود اس کے ساتھ واضح طور پر نظریاتی اور تنظیمی علیحدگی سے ہچکچاتے تھے، مثلاً، روزا لکسمبرگ اور ٹراٹسکی کے رجحانات۔ ایک بار جب کاؤتسکی ازم ایک واضح نقطۂ نظر کے طور پر ظاہر ہو گیا، اورایک نہایت طاقتور نقطۂ نظر کے طور پر، تو لینن نے اس کا تجزیہ کیا اور اسے بے نقاب کیا۔ اس نے کاؤتسکی ازم کو اصولی طور پر بے نقاب کرنے میں خود کو حکمتِ عملی یا مصلحت پسندی سے مغلوب ہونے کی اجازت نہیں دی۔ جب معاملہ موقع پرستی اور کمیونزم کے درمیان تضاد کی وضاحت کا تھا تو پھر مصلحت پر غور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ مصلحتی تدابیر سے حاصل کیے جانے والے فوائد بیکار ہوتے ہیں اگران سے تذویراتی (Strategic) یا بنیادی اصولوں کا نقصان اٹھانا پڑے۔

لینن کی جانب سے 1914ء میں کاؤتسکی ازم کے نظریاتی انکشاف کی وجہ سے چند سال بعد موقع پرست سوشل ڈیموکریسی کے خلاف مزدور طبقے کا زبردست ردعمل خود کو کمیونسٹ سیاسی تحریک کی جامع ترقی میں ظاہر کرنے کے قابل ہوا، جب کہ اس کا نتیجہ غالبا سیاسی الجھن اور تنظیمی انتشار کی صورت میں نکلتا اگر لینن کی جانب سے ضروری نظریاتی اور پروپیگنڈہ کا کام نہ کیا جاتا۔

3۔ لینن کی وفات کے بعد اسٹالن نے یہ مؤقف اپنایا کہ سوشل ڈیموکریٹک موقع پرستی کے خلاف لینن کے جامع دفاع کی وجہ سے، اور اس کی جانب سے مزدور انقلاب، مزدور آمریت اور پارٹی تنظیم کے سوالوں پر مارکسی نقطہِ نظر کو قابلِ قدر ترقی دینے کی وجہ سے، مارکسزم کی سائنس کو مارکسزم-لینن ازم کہنا چاہیے۔ اور یہ بات ناقابلِ تردید ہے کہ مارکسزم کی ترقی میں لینن کا کردار اس قدر جامع تھا کہ اس کے لیے مارکسزم-لینن ازم ایک مناسب نام ہے۔

اسٹالن نے خود بھی لینن کی وفات کے بعد ٹراٹسکی ازم، بخارن ازم اور بالشویک پارٹی میں پیدا ہونے والے دیگر موقع پرست نقاطِ نظر کے خلاف لیننی نقطہِ نظر کا جامع انداز سے دفاع کیا۔ اس نے سوشلسٹ معیشت کی اولین حقیقی تعمیر میں مؤثر انداز سے قیادت فراہم کی۔ نازی جارحیت کے خلاف سوویت یونین کے دفاع میں اس کی سیاسی و فوجی قیادت شاندار تھی۔ جنگ کے بعد، اس نے نہایت پیچیدہ حالات میں مشرقی یورپی ریاستوں کی ترقی کی رہنمائی کی، اور اس کی قیادت کے دوران ان ریاستوں نے عالمی سامراج کے خلاف متحدہ مخالفت کو برقرار رکھا۔ مزید برآں، اس نے ٹیٹو کی ترمیم پسندی کو بے نقاب کیا، اس میں اور کمیونزم میں صاف اور واضح خطِ تقسیم کھینچی اور اس کے خلاف کمیونسٹ تحریک کی نظریاتی اور عملی مخالفت کی قیادت کی۔

لیکن کمیونسٹ تحریک کے لیے اسٹالن کے نہایت عظیم نظریاتی اور عملی کردار کے باوجود اسے بیان کرنے کے لیے سوویت یونین یا بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک نے اسٹالن ازم کی اصطلاح نہیں اپنائی۔ اسٹالن نے خود کو لینن کا ایسا شاگرد قرار دیا جس نے لینن کے نقطہِ نظر کا دفاع کیا اور جس نے اس پروگرام کو عملی جامعہ پہنایا جس کی بنیادیں لینن نے تیار کی تھیں۔ اور یہ درحقیقت اس کے کام کے بارے میں ایک معروضی جائزہ تھا۔

4۔ اگر فکرِ ماؤزے تنگ کی شکل میں مارکسزم کی مزید ترقی کا کوئی وجود ہے تو اسے یقینا موجودہ ترمیم پسندی کے خلاف مارکسزم کے جامع دفاع، اور موجودہ بین الاقوامی صورتحال کی اہم خصوصیات کے جامع مارکسی تجزیے کی شکل میں موجود ہونا چاہیے (یعنی، موجودہ سرمایہ داری، موجودہ سوشلزم، اور ان کے باہمی تعلق کی بنیادی خصوصیات کا جائزہ۔)

5۔ ہم چینی کمیونسٹ پارٹی کی نویں کانگریس میں جدید ترمیم پسندی اور ترمیم پسندی کے خلاف جدید تحریک کے درمیان جدوجہد کی تاریخ کے بارے میں لن بیاؤ کی رپورٹ سے اقتباس دیتے ہیں: " چیئرمین ماؤ نے جدید ترمیم پسندی کے خلاف جس کا مرکز سوویت ترمیم پسند غدار ٹولہ ہے، اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والی جدوجہد کی ہے، اور مزدور انقلاب اور مزدور طبقے کی آمریت کے مارکسی-لیننی نظریے کی میراث کو پاتے ہوئے اسے ترقی دی ہے اوراس کا دفاع کیا ہے۔چیئرمین ماؤ نے مزدور آمریت کے تاریخی تجربے کی اس کے دونوں، مثبت اور منفی، پہلوؤں سے جامع تلخیص کی ہے، اور سرمایہ داری کی بحالی کو روکنے کے لیے، مزدورآمریت کے تحت انقلاب کو جاری رکھنے کا نظریہ پیش کیا ہے۔" (پہلا حصہ)

"جب خروشچیف کی ترمیم پسندی ابھرنا شروع ہی ہوئی تھی تو ہمارے عظیم لیڈر چیئرمین ماؤ نے اس بات کی پیش بینی کر لی تھی کہ جدید ترمیم پسندی عالمی انقلاب کے آدرش کو کتنا سنگین نقصان پہنچائے گی۔ چیئرمین ماؤ نے ، البانیہ کی لیبر پارٹی ، جس کی قیادت انور ہجا کر رہے تھے اور دنیا بھر کے دیگر حقیقی مارکسی-لیننی لوگوں کے ساتھ مل کر، جدید ترمیم پسندی کے خلاف، جس کا مرکز سوویت ترمیم پسندی ہے، استقلال کے ساتھ فکری، نظری اور سیاسی محاذوں پر جدوجہد میں پوری پارٹی کی قیادت کی۔ اس نے دنیا بھر میں لوگوں کو اس قابل کیا کہ وہ جدوجہد میں بتدریج یہ سیکھیں کہ حقیقی مارکسزم لینن ازم کو جعلی مارکسزم لینن ازم سے اور حقیقی سوشلزم کو جعلی سوشلزم سے کیسے الگ کیا جائے، اوراس نے خروشچیف کی ترمیم پسندی کو دیوالیہ کر دیا۔ بیک وقت، چیئرمین ماؤ نے لیوشاؤچی کی ترمیم پسند لائن پر استقلال کے ساتھ تنقید کرنے میں ہماری پارٹی کی قیادت کی۔۔۔ یہ سب کچھ ہماری پارٹی کے مزدور بین الاقوامیت کے فریضے کی ادائیگی میں کیا گیا۔" (ساتواں حصہ)

6۔ لن بیاؤ کے یہ بیانات خروشچیف ازم کے ابھار کی جانب چینی کمیونسٹ پارٹی کے عوامی ردعمل کے تاریخی حقائق سے متضاد ہیں۔

یوگوسلاویہ کا معاملہ:

7۔ بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں خروشچیف ازم کی پہلی بڑی کامیابی 1955ء میں ٹیٹوازم کے ساتھ "مفاہمت" تھی۔
عالمی کمیونسٹ تحریک نے 1948ء میں ٹیٹو کی ترمیم پسندی سے اس وقت علیحدگی اختیار کر لی تھی جب کمیونسٹ انفارمیشن بیورو نے سوویت قیادت کی پیش قدمی پر اسے بے نقاب کیا تھا، لیکن بعد میں یہ واضح ہوا کہ بہت سی پارٹیوں کی قیادت میں مضبوط ٹیٹو پرست

عناصر موجود تھے جو صرف اپنے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ 1948ء سے 1953ء کے درمیان یوگوسلاویہ میں ہونے والی تبدیلیوں کی بے نقابی کو کمیونسٹ انفارمیشن بیورو کے اخبار "پائیدار امن کے لیے۔۔۔" میں برقرار رکھا گیا۔ چونکہ، اس دورانیے کو پراسراریت میں لپیٹ دیا گیا ہے، اس لیے ہم کمیونسٹ انفارمیشن بیورو کے اخبار سے کچھ اقتباس پیش کریں گے:

"معاشی قوانین کی منطق ٹیٹو اور کاردیلج جیسے 'نظریہ دانوں' کے دلائل کی جہالت سے زیادہ طاقتور ہے۔ معاشی قوانین ناگزیر طور پر یوگوسلاویہ کی معیشت کو معیشت کے سرمایہ دارانہ نظام کی جانب دھکیل رہے ہیں، اور اسے زیادہ سے زیادہ سامراجی مفادات کے ماتحت لا رہے ہیں۔" (1 جولائی 1949ء)

"(یوگوسلاویہ میں) معیشت کا ریاستی شعبہ اب مزید عوامی ملکیت نہیں رہا ہے۔ صنعت میں ریاستی سرمایہ داری کا غلبہ ہے، اور نجی سرمایہ شہروں میں اور خصوصاً دیہی علاقوں میں اپنی گرفت مضبوط کر رہا ہے۔۔۔ یوگوسلاویہ میں سرمایہ داری کی بحالی اس بے شرمانہ لفظی دھوکے بازی کے جلو میں آ رہی ہے جو اس حد تک ہے کہ یہ سب، اگر آپ چاہیں، سوشلزم کی تعمیر ہے، وغیرہ وغیرہ۔" (1 ستمبر 1949ء)

"معیشت کے حلقے میں، فاشسٹ ٹیٹو-رانکووچ جتھے نے شہروں اور دیہاتوں میں سرمایہ داری کی بحالی کا راستہ اپنایا ہے۔ وہ اپنی بنیاد 'اس شہری سرمایہ دار طبقے پر رکھتا ہے جو فاشسٹ ٹیٹو-رانکووچ جتھے سے وہ ذرائع پیداوار حاصل کرتا ہے جنہیں لوگوں سے ہتھیایا گیا ہے، اور دیہی علاقوں میں امیر کسانوں پر۔ سرمایہ داری کی بحالی میں سہولت پیدا کرنے کے لیے۔۔۔ یوگوسلاویہ کے فاشسٹوں نے پوری قومی معیشت کی 'عدم مرکزیت' کا، صنعت کی ریاستی انتظام کاری، منصوبہ بند پیداوار اور خام مال اور مصنوعات کی منصوبہ بند تقسیم کے خاتمے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ ٹیٹو، کیدرک اور بلغراد کے دیگر سرداروں کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یوگوسلاویہ کی معیشت کا بنیادی قانون 'سپلائی اور ڈیمانڈ' کا سرمایہ دارانہ قانون ہے۔" (6 اپریل 1951ء)

"اگست کے اختتام پر، ٹیٹو-رانکووچ ٹولے نے۔۔۔ 'نئے اقتصادی قوانین' کا اعلان کیا جو سرمایہ داری کی کھلی بحالی کی جانب مکمل منتقلی سے زیادہ، یوگوسلاویہ کی قومی دولت کی امریکی اور برطانوی سامراجیوں کو کھلی منتقلی سے زیادہ، کسی اور چیز کو ظاہر نہیں کرتے۔" (12 اکتوبر 1951ء)

مارچ 1953ء میں اسٹالن کی وفات تک ٹیٹوازم کی بے نقابی کو بلا روک ٹوک برقرار رکھا گیا، اور اس کے کچھ مہینے بعد بھی۔ 1953ء کے اختتام تک یہ کافی حد تک دھندلا چکی تھی اور نرم پڑ گئی تھی۔ جنوری 1954ء میں ایک مضمون شائع ہوا جس نے اعلان کیا کہ یوگوسلاویہ کو یہ انتخاب کرنا تھا کہ وہ "بیرونی اجارہ داریوں کی گرفت میں " رہے گا، یا "عوامی جمہوریاؤں کے ملکوں کے برادرانہ لوگوں کے ساتھ پرانے رشتے بحال" کرے گا۔

یوگوسلاویہ کی حکومت اور 'معاشی اصلاحات' کی طبقاتی نوعیت کو نظر انداز کر دیا گیا۔ دسمبر 1954ء میں ماسکو سے ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا، جس میں اعلان کیا گیا: "پچھلے چند سالوں میں سوویت یونین اور یوگوسلاویہ کے درمیان تعلقات میں پیدا ہونے والی کشیدگی صرف دونوں ملکوں کے دشمنوں کے لیے فائدہ مند تھی۔۔۔امن سے محبت کی پالیسی کو مستقل مزاجی سے نبھاتے ہوئے، سوویت حکومت نے یوگوسلاویہ کی حکومت کو دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بحال کرنے کی تجویز پیش کی۔"

جون 1955ء میں یوگوسلاویہ میں منعقد ہونے والے مذاکرات کے بعد روس اور یوگوسلاویہ کی حکومتوں نے ایک مشترکہ اعلامیہ شائع کیا جس میں کہا گیا کہ مذاکرات "دوستانہ اور باہمی افہام و تفہیم کے ماحول میں ہوئے۔۔۔مذاکرات نے دونوں ملکوں کی حکومتوں کی جانب سے مستقبل میں ہمہ گیر تعاون کی مزید ترقی کی مخلصانہ خواہش کو ظاہر کیا"۔ جن اصولوں کے تحت اس تعاون کی رہنمائی ہونا تھی وہ یہ تھے: "باہمی عزت اور کسی بھی وجہ سے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت - خواہ معاشی، سیاسی یا نظریاتی"؛ اور "پروپیگنڈہ یا غلط معلومات کی تمام شکلوں کا اور ایسی تمام سرگرمیوں کا خاتمہ جو بد اعتمادی کے بیج بوئیں یا تعمیری بین الاقوامی تعاون کے لیے مفید ماحول کی تخلیق میں رکاوٹ ڈالیں"۔

مختصراً یہ کہ ٹیٹوازم کی تنقید کو روک دیا گیا۔ ٹیٹو پرستوں کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ 'مزدوروں کے کنٹرول' پر مشتمل اپنی سرمایہ داری کو بے نقابی کے کسی خوف کے بغیر جاری رکھیں۔ ٹیٹوازم کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ خود کو کمیونزم کے ایک برانڈ کے طور پر پیش کرے۔ اور یوگوسلاویہ اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے تعلقات کی خرابی کا ذمہ اسٹالن کی قیادت کے سر ڈالا جانا تھا: "1948ء کے بعد، بیریا اور اباکوموف کی اشتعال انگیزیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غیر صحتمند اور بے قاعدہ تعلقات کو ختم کر دیا گیا ہے۔" (پراودا، 16 جولائی 1955۔ 1953 / 1956 میں بیریا کو اسٹالن کی وفات کے بعد کمیونسٹ تحریک کی تمام خرابیوں کی جڑ کے طور پر مقدمے کے بغیر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جب کہ اسٹالن پر حملے کے لیے میدان صاف کیا جا رہا تھا۔)

8۔ چینی کمیونسٹ پارٹی نے ان معاملات میں مکمل معاونت فراہم کی: "۔۔۔سوویت-یوگوسلاف تعلقات پر پہلے ایک سایہ پڑا ہوا تھا۔ اب یہ واضح ہے کہ سوویت یونین اور یوگوسلاویہ اور دیگر عوامی جمہوریاؤں کے درمیان تعلقات کی عارضی خرابی سوشلسٹ لوگوں کے بنیادی مفادات کے خلاف تھی۔۔۔ سوویت-یوگوسلاف تعلقات کی ناخوشگوار قسط کے بارے میں ہمارے پچھتاوے کا ازالہ اب سوویت-یوگوسلاف تعلقات کی بحالی اور سریع ترقی کے بارے میں ہمارے گہرے اطمینان سے ہوتا ہے۔(پیپلز چائنا، 14 جولائی 1955ء)

اسٹالن نے "بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں بعض غلط مشورے دیئے، اور، خصوصا، یوگوسلاویہ کے سوال پر غلط فیصلہ کیا۔" ('مزدور آمریت کے تاریخی تجربے کے بارے میں'، وغیرہ، اپریل 1956ء)

چینی کمیونسٹ پارٹی اور ٹیٹوپرستوں کے درمیان 1956ء کے اواخر میں ہنگری کے واقعات سے تعلق رکھنے والے بعض اختلافات پیدا ہوئے، لیکن 'مزدور آمریت کے تاریخی تجربے کے بارے میں (دسمبر 1956ء)' کی دستاویز میں ٹیٹوازم کو ہنوز کمیونزم کے ایک رجحان کے طور پر برتا جاتا ہے، اور یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کمیونسٹ انفارمیشن بیورو کی جانب سے ٹیٹو کی بے نقابی غلط تھی: "یہ بات قابلِ فہم ہے کہ یوگوسلاویہ کے کامریڈ اسٹالن کی غلطیوں کے خلاف مخصوص غم وغصہ رکھتے ہیں۔ ماضی میں انہوں نے مشکل حالات میں کمیونزم سے وابستہ رہنے کی قابلِ قدر کوششیں کیں۔ معاشی اداروں اور دیگر سوشلسٹ تنظیموں کی جمہوری انتظام کاری میں ان کے تجربات نے بھی توجہ حاصل کی ہے۔ چینی لوگوں نے ایک جانب سوویت یونین اور سوشلسٹ ملکوں کے مابین اور دوسری جانب یوگوسلاویہ کے ساتھ مفاہمت کو خوش آمدید کہا اور اس کے ساتھ ساتھ چین اور یوگوسلاویہ کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام اور ترقی کو بھی۔"(ص 17)

9۔ مئی 1958ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں قومی کانگریس کے دوسرے سیشن میں منظور کی گئی قرارداد نے ٹیٹوازم پر ایک زیادہ تنقیدی مؤقف اختیار کیا، جب کہ اسٹالن کی جانب سے معاملے کو برتنے سے اختلاف کو ہنوز برقرار رکھا۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں کانگریس۔۔۔ سمجھتی ہے کہ 1948ء میں کمیونسٹ اورورکرز پارٹیوں کے انفارمیشن بیورو (کمیونسٹ انفارمیشن بیورو) کی قرارداد 'یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کے حالات کے متعلق' میں اس حقیقت کے بارے میں تنقید بنیادی طور پر درست اور ضروری تھی کہ یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی نے مارکسزم-لینن ازم سے انحراف کیا اور سرمایہ دارانہ قوم پرستی کا غلط راستہ اختیار کیا، حالانکہ اس وقت اس معاملے سے نمٹنے کے لیے اختیار کیے گئے طریقوں میں خرابیاں اور غلطیاں تھیں۔ ہماری پارٹی نے اس تنقید سے اتفاق کیا اوراس کی حمایت کی۔ یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کے حوالے سے انفارمیشن بیورو کی منظور کی گئی دوسری قرارداد۔۔۔1949ء میں، تاہم، درست نہیں تھی اور بعد میں انفارمیشن بیورو کی میٹنگ میں شریک کمیونسٹ پارٹیوں نے اسے واپس لے لیا۔ 1954ء سے، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے، جس کی قیادت کامریڈ خروشچیف کررہے تھے، یوگوسلاویہ کے ساتھ تعلقات کی بہتری کا عمل شروع کیا اور اس مقصد کے لیے کئی اقدامات اٹھائے۔ یہ بالکل ضروری اور درست تھا۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کے اس پہلے قدم کو تمام سوشلسٹ ملکوں کی اور متعدد ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی منظوری حاصل تھی۔ ہم نے بھی سوویت یونین کے اقدام کے متوازی اقدامات کیے اور چین اور یوگوسلاویہ کے درمیان اور چینی اور یوگوسلاف پارٹیوں کے درمیان تعلقات قائم کیے۔"

کومنفارم (کمیونسٹ انفارمیشن بیورو) کی 1948ء کی قرارداد نے یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کی قوم پرستانہ پالیسیوں اور موقع پرستی کی نشاندہی کی، اور خبردار کیا کہ ان پالیسیوں پر کاربند رہنا 'یوگوسلاویہ کو صرف ایک زوال پذیر سرمایہ دارانہ جمہوریہ کی جانب، اس کی خودمختاری کے خاتمے کی جانب اور اس کی سامراجی ملکوں کی ایک کالونی میں منتقلی کی جانب لے جائے گا۔' اس نے یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ 'اپنی غلطیوں کو کھلے عام اور دیانت داری سے تسلیم کرے اور ان کا ازالہ کرے؛ قوم پرستی سے قطع تعلق کرے، بین الاقوامیت کی طرف لوٹے؛ اور ہر طرح سے سامراج کے خلاف متحدہ سوشلسٹ محاذ کو مستحکم کرے'۔ اگر یوگوسلاف کمیونسٹ پارٹی کی موجودہ قیادت ایسا کرنے کی اہل ثابت نہ ہو، تو یوگوسلاف کمیونسٹوں کو چاہیے کہ وہ 'اسے تبدیل کریں اور۔۔۔ پارٹی کی ایک نئی بین الاقوامی قیادت کو آگے بڑھائیں'۔

اس قرارداد کی اشاعت نے ٹیٹوپرستوں کو کھل کر سامنے آنے پر مجبور کیا۔ کمیونسٹ محاذ کے پردے میں چھپ کر اپنی موقع پرستی پر عملدرآمد کو جاری رکھنے کے مزید قابل نہ رہتے ہوئے، اور حقیقی کمیونسٹ مؤقف اختیار کرنے کے لیے تیار رہنے کے قابل نہ ہونے کے سبب، انہوں نے کومنفارم کی اس قرارد کے اگلے سال اپنا ترمیم پسند نقطۂ نظر تیزی اور وسعت سے آگے بڑھایا۔ اس

مؤقف کو آگے بڑھانے کے لیے انہوں نے ٹیٹو کو جنگ کے زمانے میں ملنے والی شہرت پر بہت انحصار کیا۔ کمیونسٹوں کو بڑے پیمانے پر جیلوں میں ڈالا گیا۔ فیصلہ کن سرمایہ دارانہ سیاسی اور معاشی اقدامات کیے گئے۔ ایک ہیجانی (ہسٹریائی)، اور کم و بیش ٹراٹسکائی مہم زور و شور سے چلائی گئی۔ بین الاقوامی سطح پر وہ سامراجیوں کے ساتھ لائن میں کھڑے ہو گئے اور سامراجی معاشی "امداد" وصول کرنا شروع کر دی۔

1949ء کی قرارداد نے بیان کیا تھا: "جب کہ جون 1948ء میں ہونے والی میٹنگ یہ بات ریکارڈ پر لائی تھی کہ ٹیٹو-رانکووچ جتھے نے سرمایہ دارانہ قوم پرستی کے لیے جمہوریت اور سوشلزم کو ترک کر دیا تھا، اس میٹنگ کے بعد گزرنے والے عرصے میں۔۔۔ یہ جتھہ واضح طور پر سرمایہ دارانہ قوم پرستی سے فاشزم میں اور یوگوسلاویہ کے قومی مفادات سے کھلی دغابازی میں داخل ہو گیا ہے۔ 'انہوں نے 'اپنے ملک کو معاشی اور سیاسی طور پر امریکی اور برطانوی سامراجیوں کے ماتحت کر دیا ہے'۔۔۔ 'کمیونزم پر کاربند ہزاروں یوگوسلاف محب وطن لوگوں کو پارٹی سے نکال دیا گیا ہے اور جیلوں اور جبری مشقت کے کیمپوں میں سزا پانے کے لیے ڈال دیا گیا ہے، جبکہ متعدد لوگوں کو جیل میں تشدد کر کے مار دیا گیا ہے یا قابل نفرین انداز سے انہیں گھات لگا کر قتل کر دیا گیا ہے، جیسے کہ یوگوسلاویہ کے جانے پہچانے کمیونسٹ آر سو جانووچ کو۔' اور 'پارٹی کے دروازے سرمایہ دار اور امیر کسان عناصر کے لیے بالکل کھول دیے گئے ہیں'۔

'یوگوسلاویہ کی سوشلسٹ کیمپ کی طرف واپسی کے لیے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ انقلابی عناصر یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کے انقلابی اور حقیقی احیاء کے لیے یوگوسلاف کمیونسٹ پارٹی میں اندرونی اور بیرونی محاذوں سے سرگرم جدوجہد کریں۔۔۔ کمیونزم سے وفادار یوگوسلاف قوتیں، جو موجودہ درندہ صفت فاشسٹ دہشت گردی تلے دبے ہونے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ وہ ٹیٹو-رانکووچ جتھے کے خلاف کھل کر سامنے آسکیں، اس لیے وہ مجبور ہیں کہ کمیونزم کے آدرش کے لیے لڑنے کے وہی ذرائع استعمال کریں جو کمیونسٹ ان ملکوں میں استعمال کرتے ہیں جہاں قانونی سرگرمی ان کے لیے ممنوع ہوتی ہے۔'

چینی کمیونسٹ پارٹی کی 1958ء کی قرارداد یہ بیان نہیں کرتی کہ 1949ء کی کومنفارم کی قرارداد کیوں درست نہیں ہے، اور نہ ہی وہ یہ بتاتی ہے کہ 1948ء میں اختیار کیے جانے والے 'طریقوں کی غلطیاں' کیا تھیں۔ پیپلز ڈیلی اخبار میں 4 جون 1958ء کو شائع ہونے والا ایک وضاحتی مضمون یہ کہتا ہے کہ 1948ء میں 'یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کرنے والے گروپ نے اپنے ترمیم

پسندانہ خیالات کو تب تک منظم نہیں کیا تھا۔ نہ ہی اس نے سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ یوگوسلاویہ کے تعلقات دوبارہ قائم ہونے کے بعد انہیں اس طرح منظم انداز سے بیان کیا جیسا اب کیا ہے' (یعنی، 1958ء میں منظور کیے گئے اپنے پروگرام میں)۔ 'جب یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کرنے والے گروہ یہ پروگرام مرتب کر رہا تھا تو کسی نے بھی اس پر جدید ترمیم پسند ہونے کا الزام نہیں لگایا'۔ اور حتیٰ کہ اس منظم ترمیم پسند پروگرام کو اختیار کر لینے کے بعد بھی: 'یہ درست نہیں ہوگا کہ 1954ء سے پہلے کے مؤقف کی جانب لوٹا جائے'۔

درحقیقت، تاہم، یوگوسلاویہ کی پارٹی کی قیادت اور حکومت میں فیصلہ کن معیاری (کیفیتی) تبدیلی 1948ء میں ہوئی تھی 1958ء میں نہیں۔ 9/1948ء میں ایک جامع ترمیم پسند نقطۂ نظر تیار کیا گیا تھا جس کی پیروی بعد میں ہونے والی تمام تبدیلیوں نے کی۔ 10۔1963ء کی دستاویز "کیا یوگوسلاویہ سوشلسٹ ملک ہے؟" کہتی ہے کہ 'ٹیٹو کا جتھہ عالمی انقلاب کو سبوتاژ کرنے کے لیے امریکی سامراج کا ایک خصوصی دستہ ہے۔۔۔ ٹیٹو کے جتھے نے گزشتہ دس سالوں اور اس سے زیادہ عرصے سے اہم بین الاقوامی واقعات میں مستقل طور پر امریکی سامراج کے ایک گماشتے کا کردار ادا کیا ہے۔' یہ اس بات کا ذکر کرتا ہے کہ ٹیٹو نے 1949ء میں یونان کے انقلابیوں کے لیے یوگوسلاویہ کی سرحد بند کر کے یونانی انقلاب کو سبوتاژ کیا۔ یہ بیان کرتا ہے کہ زراعت اور صنعت میں سرمایہ داری کو بحال کر دیا گیا ہے، اور اس بارے میں 1950ء کے بعد کی مثالیں دیتا ہے۔

یوگوسلاویہ کی ریاست کے حوالے سے یہ دستاویز کہتی ہے: 'جب کہ (یوگوسلاویہ میں) مزدور آمریت کی مزید ضرورت نہیں رہی ہے، تاہم، سرمایہ داروں کی آمریت نہ صرف موجود ہے بلکہ یہ اس حوالے سے ایک سفاک فاشسٹ آمریت ہے۔' اب، ٹیٹو پرستوں کی اہم فاشسٹ سرگرمی کو 1954ء کی 'مفاہمت' سے پہلے انجام دیا گیا، اور بعد ازاں، سرمایہ دارانہ جمہوریت کا کافی تدریجی انداز سے ارتقاء ہوا۔ اور، درحقیقت، اس دستاویز میں (ٹیٹو کی) اہم فاشسٹ سرگرمی کی جو مثال دی گئی ہے وہ 1948ء کی تاریخوں سے تعلق رکھتی ہے: 'ٹیٹو کے جتھے کی غداری کا سامنا سب سے پہلے (یوگوسلاف) پارٹی کے اندر سے سخت مزاحمت سے ہوا۔ اس مزاحمت کو دبانے کے لیے،، ٹیٹو کے جتھے نے مارکسزم لینن ازم سے وفادار بے شمار کمیونسٹوں کو پارٹی سے نکالنے کے لیے اپنے اختیار کو استعمال کیا۔ صرف 1948ء سے 1952ء کے عرصے میں، دو لاکھ سے زیادہ پارٹی ممبروں کو، یا آدھی پارٹی ممبرشپ کو، خارج کر دیا گیا۔ کومنفارم کے عناصر کے خلاف نام نہاد کارروائی میں، اس نے مارکسی لیننی اور انقلابی کیڈرز اور لوگوں کی بڑی تعداد کو

گرفتار اور قتل کیا، متعدد کمیونسٹوں اور سرگرم انقلابیوں کو گرفتار کیا اور تیس ہزار سے زیادہ کو جیل میں قید کیا۔ اسی دوران، ٹیٹو کے جتھے نے ردانقلابیوں، سرمایہ دار عناصر اور کیریئر پسندوں کے لیے پارٹی کے دروازے بالکل کھول دیے۔۔۔'

اپنے جوہر میں یہ کومنفارم کی 1949ء کی قرارداد کی جانب واپسی ہے، لیکن نہ ہی اس دستاویز میں، اور نہ ہی چینی کمیونسٹ پارٹی کے پہلے کے مؤقف میں اس کا ذکر ہے، جس کے مطابق کومنفارم کا یہ نقطۂ نظر "غلط" تھا۔ 1954ء کی 'مفاہمت' کے بارے میں اس دستاویز میں یہ بیان کیا گیا ہے: "1954ء میں، جب خروشچیف نے یوگوسلاویہ کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کی تجویز دی، تو ہم اسے برادر سوشلسٹ ملک سمجھنے پر متفق ہوگئے اس مقصد سے کہ اسے سوشلزم کی راہ کی جانب واپس جیتا جا سکے، اور یہ دیکھنے کے لیے کہ ٹیٹو کا جتھہ کس طرح آگے بڑھے گا۔ لیکن تب بھی ہمیں ٹیٹو کے جتھے سے کچھ زیادہ امید نہیں تھی۔"

بیسویں کانگریس کا معاملہ:

11۔ فروری 1956ء میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے موقعے پر خروشچیف کے ترمیم پسند نقطۂ نظر کو جامع انداز سے عوامی سطح پر بیان کیا گیا تھا (ٹیٹو کی جانب سے مناسب 'تہنیتی پیغام' کے ساتھ)۔ بہت سی پارٹیوں میں مزدور طبقے کی ممبرشپ کے معاملے پر نئی پالیسیوں پر نہایت سخت اختلاف تھا۔ لیکن خروشچیف پرستوں نے قیادت کی اکثریت جیت لی، جس میں دانشور بہت بااثر تھے، اس کے باوجود کہ مزدور طبقے کی حزبِ اختلاف نے، جو غیر منظم اور نظریاتی طور پر کمزور تھی، ان پالیسیوں کی بڑی مخالفت کی، مگر یہ پارٹیاں خروشچیف ازم کے اختیار میں آگئیں۔ لیکن ٹیٹو ازم کے ساتھ مفاہمت کے زیرِ اثر، بیسویں کانگریس، اور اکتوبر 1956ء میں ہنگری کے واقعات کے سبب ہزاروں کی تعداد میں مزدور طبقے سے تعلق رکھنے والے بہترین کمیونسٹوں نے کمیونسٹ پارٹیوں کو چھوڑ دیا۔

1956ء میں خروشچیف ازم کے فتح اس حقیقت کی وجہ سے ممکن ہوئی کہ کسی ایک کمیونسٹ پارٹی نے بھی خروشچیف ازم کی مخالفت یا مزدور طبقے کی جانب سے اس کی مخالفت کو قیادت فراہم نہیں کی۔ کسی ایک پارٹی نے، کسی ایک بااثر کمیونسٹ رہنما نے بھی 1956ء میں وہ نہیں کیا جو لینن نے 1914ء میں کیا تھا۔

12۔ چینی کمیونسٹ پارٹی نے بیسویں کانگریس کے بارے میں اپنا نقطہِ نظر دو پمفلٹوں میں شائع کیا جنہوں نے 1956ء میں وسیع پیمانے پر لوگوں کو متاثر کیا۔ ان میں سے ایک "مزدور آمریت کے تاریخی تجربے پر" تھا جو اپریل 1956ء میں شائع ہوا اور دوسرا "مزدور آمریت کے تاریخی تجربے پر مزید" تھا جو دسمبر 1956ء میں شائع ہوا۔ ان میں سے پہلا پمفلٹ بیان کرتا ہے:

"سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس نے بین الاقوامی تعلقات اور خانگی تعمیر دونوں میں حاصل کیے گئے تازہ تجربے کا خلاصہ کیا۔ اس نے مختلف سماجی نظاموں کے حامل ممالک کے درمیان پر امن بقائے باہمی کے امکانات، سوویت جمہوریت کی ترقی، پارٹی کی اجتماعی قیادت کے اصول کی مکمل پابندی، پارٹی کے اندر خامیوں پر تنقید، اور قومی معیشت کی ترقی کے لیے چھٹے پنج سالہ منصوبے کے حوالے سے لینن کی پالیسی پر ثابت قدمی سے عمل درآمد کے سلسلے میں کئی اہم فیصلے لیے۔

"بیسویں کانگریس کے مباحثوں میں شخصیت پرستی کا مقابلہ کرنے کے سوال نے ایک اہم مقام حاصل کیا۔ کانگریس نے فرد کی شخصیت پرستی کے پھیلاؤ کو تیزی سے بے نقاب کیا جس نے سوویت زندگی میں ایک طویل عرصے تک کام میں بہت سی غلطیوں کو جنم دیا اور اس کے برے نتائج برآمد ہوئے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی اپنی ماضی کی غلطیوں پر اس جرات مندانہ خود تنقیدی نے پارٹی کی اندرونی زندگی میں اصول کی اعلیٰ سطح اور مارکسزم-لینن ازم کی عظیم قوت کا مظاہرہ کیا" (ص 3)۔

یہ خیال دوسرے پمفلٹ میں دوہرایا گیا جسے ہنگری میں 1956ء کے واقعات کے حوالے سے شائع کیا گیا تھا۔

13۔ بیسویں کانگریس کے مؤقف کو سوشلسٹ ملکوں کے رہنما مؤقف کی حیثیت سے 12 سوشلسٹ ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کے اعلامیے میں باضابطہ طور پر منظور اور تسلیم کیا گیا جسے نومبر 1957ء میں ماسکو کی میٹنگ میں شائع کیا گیا تھا۔ (چینی کمیونسٹ پارٹی کے وفد کی قیادت ماؤزے تنگ نے کی۔) اعلامیہ بیان کرتا ہے:

"کمیونزم کے بحران کے مضحکہ خیز دعووں کے برعکس کمیونسٹ تحریک بڑھ رہی ہے اور مضبوط ہو رہی ہے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے تاریخی فیصلے نہ صرف سوویت کمیونسٹ پارٹی کے لیے اور سوویت یونین میں کمیونزم کی تعمیر کے لیے زبردست اہمیت رکھتے ہیں۔ بلکہ انھوں نے عالمی کمیونسٹ تحریک میں ایک نئے مرحلے کا آغاز کیا ہے اور مارکسزم لینن ازم کے خطوط

پر اس کی مزید ترقی کو آگے بڑھایا ہے۔ چین، فرانس، اٹلی اور دوسرے ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی کانگریسوں کے نتائج نے حالیہ وقتوں میں واضح طور پر پارٹی صفوں میں اتحاد اور یکجہتی کو ثابت کیا ہے۔۔۔ یہ میٹنگ۔۔۔ کمیونسٹ تحریک کی بین الاقوامی یکجہتی کو ثابت کرتی ہے۔"

نومبر 1960ء میں ماسکو میں (چینی کمیونسٹ پارٹی سمیت) 81 کمیونسٹ پارٹیوں کے بیان میں بیسویں کانگریس کی ترمیم پسند لائن کی حمایت پر دوبارہ زور دیا گیا۔ بیان میں کہا گیا:

"آج سرمایہ داری کی بحالی نہ صرف سوویت یونین میں بلکہ دیگر سوشلسٹ ممالک میں بھی سماجی اور معاشی طور پر ناممکن بنادی گئی ہے۔۔۔ سوشلسٹ کیمپ کے اندر تقسیم کی سامراجی، متعصب اور ترمیم پسندانہ امیدیں ریت پر کھڑی ہیں اور ناکامی ان کا مقدر ہے۔" (یہاں ترمیم پسندی سے مراد صرف ٹیٹوازم ہے۔ نومبر 1956ء کے ہنگری کے واقعات سے پیدا ہونے والے اختلافات نے خروشچیف اور ٹیٹو کی ترمیم پسندیوں کے درمیان تعلقات کو عارضی طور پر بگاڑ دیا تھا۔)

"کمیونسٹ پارٹیوں نے نظریاتی طور پر اپنی صفوں میں ترمیم پسندوں کو شکست دی ہے جنھوں نے انہیں مارکسی لیننی راستے سے ہٹانا چاہا۔۔۔ کمیونسٹ پارٹیوں نے متفقہ طور پر بین الاقوامی موقع پرستی کی یوگوسلاف قسم کی مذمت کی ہے جو جدید ترمیم پسند 'نظریات' کی مجتمع شدہ شکل ہے۔۔۔

"کمیونسٹ اور ورکرز پارٹیاں اعلان کرتی ہیں کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی عالمی کمیونسٹ تحریک کا عالمی طور پر تسلیم شدہ ہراول دستہ رہا ہے اور رہے گا۔۔۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے تاریخی فیصلے نہ صرف سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین میں کمیونسٹ تعمیر کے لیے بہت اہمیت کے حامل ہیں بلکہ انہوں نے عالمی کمیونسٹ تحریک میں ایک نئے مرحلے کا آغاز کیا ہے، اور مارکسزم-لیننزم کی بنیاد پر اس کی ترقی کو فروغ دیا ہے۔"

14۔ ترمیم پسندی کے خلاف تحریک میں اس بارے میں مختلف آراء ہیں کہ آیا 'تاریخی تجربے پر' مبنی پمفلٹوں نے ماؤزے تنگ کے موقف کا اظہار کیا یا انہیں ان کی مخالفت کے باوجود جاری کیا گیا۔ اس مؤقف کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے ان پمفلٹوں کے

نقطۂ نظر کی مخالفت کی تھی:(یعنی) خروشچیف کی ترمیم پسندی کے لیے مکمل حمایت کی لائن۔ اور اس بات کا ناقابل تردید ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے خروشچیف کی ترمیم پسندی کی حمایت کی۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں کانگریس سے اپنے افتتاحی خطاب میں، جو بیسویں کانگریس کے چھ ماہ بعد منعقد ہوئی، ماؤزے تنگ نے کہا:

"اکتوبر انقلاب کے بعد، لینن نے بار بار مطالعہ کرنے کا کام سوویت کمیونسٹ پارٹی کے سامنے رکھا۔ ہمارے سوویت کامریڈوں اور سوویت عوام نے لینن کے اس حکم کے مطابق عمل کیا۔ وقت زیادہ نہیں گزرا لیکن کامیابیاں انتہائی شاندار رہی ہیں۔ کچھ عرصہ قبل منعقد ہونے والی اپنی بیسویں کانگریس میں، سوویت کمیونسٹ پارٹی نے بہت سی درست پالیسیاں مرتب کیں اور پارٹی میں پائی جانے والی خامیوں پر تنقید کی۔ یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اس کے کام میں بہت بڑی پیش رفت ہوگی۔" (پیپلز چائنا، 1 اکتوبر 1956ء)

ماسکو میں، 6 نومبر 1957ء میں، بیسویں کانگریس کے تقریباً دو سال بعد، ماؤزے تنگ نے ایک تقریر میں کہا: "عملی فرائض سے نمٹنے میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے مارکسزم لینن ازم کے تخلیقی اطلاق نے سوویت عوام کے تعمیری کام میں بلا تعطل کامیابی کو یقینی بنا دیا ہے۔ بیسویں کانگریس میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے پیش کیا گیا لڑاکا پروگرام ایک اچھی مثال ہے۔ فرد کی شخصیت پرستی پر قابو پانے، زراعت کو ترقی دینے، صنعت اور تعمیر کی انتظام کاری کی تنظیم نو کرنے، وفاق کی جمہوریاؤں اور مقامی تنظیموں کے اختیارات میں اضافہ کرنے، پارٹی مخالف گروہ کی مخالفت کرنے، پارٹی میں اتحاد کو مستحکم کرنے اور سوویت فوج اور بحریہ میں پارٹی کو اور پارٹی کے سیاسی کام کو بہتر بنانے کے سوالوں پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی جانب سے اختیار کی گئی تدابیر بے شک سوویت یونین میں اٹھائی گئی تمام ذمہ داریوں کی مزید ترقی اور استحکام کو فروغ دیں گی۔"

ماسکو میں رہنے کے دوران، 17 نومبر کو، چیئرمین ماؤزے تنگ نے سوویت یونین میں موجود تین ہزار چینی طلباء اور تربیت پانے والوں سے ملاقات اور خطاب کیا۔۔۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہایت اہمیت کا حامل واقعہ تھا کہ 68 ملکوں کی کمیونسٹ اور ورکرز پارٹیوں نے تقریبات میں شرکت کی تھی۔۔۔ اس سے دنیا بھر میں کمیونسٹ اور ورکرز پارٹیوں کی یکجہتی ظاہر ہوتی ہے۔ سوشلسٹ کیمپ کے پاس لازماً ایک رہنما ہونا چاہیے اور۔۔۔ وہ رہنما، چیئرمین ماؤ نے مزید کہا، سوویت یونین ہے۔ تمام ملکوں کی کمیونسٹ اور ورکرز پارٹیوں کا بھی لازماً کوئی رہنما ہونا چاہیے اور وہ رہنما سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ہے۔ دو حقائق، یعنی بین الاقوامی کمیونسٹ

تحریک کا اتحاد اور سوویت یونین کی جانب سے دو مصنوعی سیاروں کو فضا میں بھیجنا، دو بڑے کیمپوں کے درمیان نسبتی طاقت میں اہم موڑ کی نشاندہی کرتے ہیں۔" (پیپلز چائنا، 16 دسمبر 1957)۔

پیکنگ میں اگست 1958ء میں خروشچیف اور ماؤزے تنگ کی گفتگو کے بعد جاری کیے گئے ایک اعلامیے میں چینی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کے "غیر متزلزل اتحاد" کا حوالہ دیا گیا۔

15۔1963ء کی دستاویز "ہماری اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے درمیان اختلافات کا ماخذ اور نشوونما" میں کہا گیا: "بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں اصولی اختلافات کا تمام سلسلہ سات سال سے پہلے شروع ہوا۔ خصوصیت سے کہا جائے تو یہ 1956ء میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے ساتھ شروع ہوا"۔۔۔ "بیسویں کانگریس کی غلطیوں نے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں شدید نظریاتی الجھن پیدا کی اور اسے ترمیم پسند خیالات میں ڈبونے کا سبب بنی۔ سامراجیوں، ترمیم پسندوں اور ٹیٹو کے جتھے کے ہمراہ، بہت سے ملکوں میں کمیونزم کے بھگوڑوں نے مارکسزم لینن ازم پر اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک پر حملہ کیا۔"

یہ بیسویں کانگریس کے تجزیے کے بارے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے 1956ء کے ان عوامی بیانات سے واضح طور پر پھر جانے کے مترادف ہے جنہیں اس کی (بیسویں کانگریس کی) حمایت میں 1957ء کے اعلامیے میں اور 1960ء کے بیان میں دوہرایا گیا تھا۔ لیکن اس دستاویز میں یہ دعوی کیا گیا کہ اس بارے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے جائزے میں درحقیقت کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے!

"ہم نے شروع سے ہی یہ مؤقف اپنایا تھا کہ بیسویں کانگریس میں عصری بین الاقوامی جدوجہد اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے بارے میں پیش کیے جانے والے بہت سے خیالات غلط تھے، (اور) مارکسزم لینن ازم کی خلاف ورزی کے مساوی تھے"۔۔۔ "چینی کمیونسٹ پارٹی نے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے بارے میں اپنے مؤقف میں ہمیشہ اصولی اختلاف کیا ہے، اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کے اہم کامریڈز ہمیشہ اس سے واقف رہے ہیں۔ کئی مواقعوں پر بیسویں کانگریس کے بعد اندرونی بحث مباحثوں میں۔۔۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اہم کامریڈز نے قطعی سنجیدگی کے ساتھ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کی غلطیوں پر تنقید کی ہے"۔ 1956 کی دو دستاویزوں 'تاریخی تجربے پر' وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دستاویز کہتی ہے کہ

انہوں نے (چینی کمیونسٹوں نے) "مدبرانہ انداز سے لیکن واشگاف طور پر بیسویں کانگریس کے غلط دعووں پر تنقید کی۔" تاہم، "دشمنوں کے خلاف اتحاد کی خاطر اور سوویت کیمونسٹ پارٹی کے رہنماؤں کی مشکل صورتحال کے پیشِ نظر، ان دنوں ہم نے بیسویں کانگریس کی غلطیوں پر کھلی تنقید سے گریز کیا، کیونکہ تمام ملکوں کے سامراجی اور رجعت پسند ان غلطیوں کا فائدہ اٹھارہے تھے اور سوویت یونین، کمیونزم اور عوام کے خلاف جنونی انداز سے سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے، اوراس وجہ سے بھی کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے رہنماوں نے مارکسزم لینن ازم سے اس قدر زیادہ انحراف نہیں کیا تھا جتنا بعد میں کیا۔ چنانچہ، ہم نے ہمیشہ مثبت پہلوؤں کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور عوامی مواقعوں پر انہیں وہ تمام مدد دی جو ضروری اور مناسب تھی۔"

1957ء کا وہ اعلامیہ جس میں 'بیسویں کانگریس کے تاریخی فیصلوں' کو 'سوویت یونین میں کیمونزم کی تعمیر کے لیے۔۔۔زبردست اہمیت کے' حامل اور' کمیونسٹ تحریک میں ایک نئے مرحلے کا آغاز' قرار دینے کا اعلان کیا گیا، اس کے بارے میں یہ دستاویز کہتی ہے: "اصول کے بہت سے اہم سوالوں پر بیسویں کانگریس کے غلط خیالات کو مسترد کیا گیا اور 1957ء میں برادرانہ پارٹیوں کی میٹنگ میں انہیں درست کیا گیا۔"

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اس صورت میں اس اعلامیے نے دراصل بیسویں کانگریس کی اہمیت کی اتنی تعریف کیوں کی تھی، یہ دستاویز کہتی ہے: "ہم نے بیسویں کانگریس کے حوالے سے اتفاق نہیں کیا۔۔۔اور تبدیلیوں کی تجویز دی۔ لیکن اس وقت سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مشکل صورتحال کے سبب ہم نے تبدیلیوں پر اصرار نہیں کیا۔" یہ رعایت "وسیع تر مفاد کے پیشِ نظر" دی گئی تھی۔ (سرمایہ داری سے سوشلزم میں) پرامن منتقلی کی تشکیل پر رعایت "سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں کے اس مسلسل اصرار کے پیشِ نظر دی گئی کہ یہ تشکیل بیسویں کانگریس کے ساتھ ربط کو کسی طرح ظاہر کرے"۔

1960ء کی میٹنگ میں پھر سے کہا گیا: "ہم نے بیسویں کانگریس کے سوالوں پر اختلاف کیا۔۔۔اور سرمایہ داری سے سوشلزم میں منتقلی کی شکلوں پر، لیکن سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور دیگر برادرانہ پارٹیوں کی ضرورتوں کے پیشِ نظر ہم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان دونوں سوالوں پر وہی الفاظ شامل کیے جائیں جو کہ 1957ء کے اعلامیے میں استعمال کیے گئے تھے۔ لیکن ہم نے اس وقت سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں پر یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ آخری بار ہو گا کہ ہم بیسویں کانگریس کے بارے میں اس قسم کی تشکیل کی گنجائش پیدا کر رہے ہیں"۔

اسٹالن کا معاملہ:

16۔ جدید ترمیم پسندی کے ارتقاء کا اور 1936-1953 کے دوران عالمی کمیونسٹ تحریک کی اسٹالن قیادت پر تنقید کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ٹیٹو ازم اور خروشچیف ازم دونوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ تھا۔ اسٹالن پر تنقید بیسویں کانگریس کی بنیاد تھی اور چینی کمیونسٹ پارٹی نے اس کی حمایت کی اور اسے دوہرایا۔ پمفلٹ "مزدور آمریت کے تاریخی تجربے پر" میں کہا گیا: "(بیسویں) کانگریس نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرد کی شخصیت پرستی کے پھیلاؤ کو بے نقاب کیا جس نے سوویت زندگی میں طویل عرصے تک کام میں کئی غلطیوں کو جنم دیا تھا اور خراب نتائج کی طرف لے گئی تھی"۔(صفحہ 3) "چینی کمیونسٹ پارٹی سوویت کمیونسٹ پارٹی کو فرد کی شخصیت پرستی کے خلاف تاریخی جدوجہد میں حاصل ہونے والی عظیم کامیابیوں پر مبارک باد دیتی ہے" (صفحہ 13)۔ وہ دعوی کرتی ہے کہ "اپنی زندگی کے بعد کے حصے میں، اسٹالن کو فرد کی شخصیت پرستی میں زیادہ سے زیادہ مزہ آنے لگا" اور اس کے نتیجے میں وہ "مغرور اور نادان بن گیا"، اور "اس کی سوچ میں موضوعیت اور یکطرفہ پن پیدا ہو گیا"۔ اس نے "غلطی سے خود اپنے کردار کو مبالغہ آرائی سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور انفرادی تحکم کو اجتماعی قیادت کے مدمقابل کھڑا کیا"۔

اسٹالن پر چینی کمیونسٹ پارٹی کی تنقید کو دوسرے پمفلٹ 'مزدور آمریت کے تاریخی تجربے پر مزید' میں اور بڑھا کر پیش کیا گیا (جسے امریکہ کی جانب سے خروشچیف کی 'خفیہ تقریر' کی اشاعت کے چھ ماہ بعد شائع کیا گیا تھا)۔ اس میں یہ الزام دوہرایا گیا کہ اسٹالن مغرور اور داخلیت پسند بن گیا تھا۔ 'اسے ملنے والی کامیابیوں کے سلسلے اور تعریفوں نے زندگی کے بعد کے سالوں میں اس کا دماغ پلٹ دیا۔ اس نے فکر کے جدلیاتی مادیت پسند طریقے سے جزوی، لیکن بنیادی انحراف کیا، اور موضوعیت پسندی کا شکار ہو گیا۔ وہ ذاتی عقل اور تحکم پر اندھا یقین کرنے لگا: وہ پیچیدہ حالات کا سنجیدگی سے مطالعہ اور تفتیش نہیں کرتا تھا اور اپنے کامریڈوں کی آراء کو اور عوام کی آواز کو توجہ سے نہیں سنتا تھا۔۔۔ وہ اکثر طویل عرصے کے لیے غلط پالیسیوں پر اڑا رہتا تھا اور اپنی غلطیوں کو بروقت درست کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا'۔ (صفحہ 14)۔ ان دستاویزوں میں اسٹالن سے منسوب غلطیوں کی مندرجہ ذیل فہرست دی گئی تھی:

"اس نے رد انقلابیوں کی سرکوبی کا دائرہ وسیع کر دیا تھا؛ فاشسٹ مخالف جنگ کی شام وہ ضروری نگرانی سے غافل تھا؛ وہ زراعت کی مزید ترقی اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی جانب مناسب توجہ دینے میں ناکام رہا؛ اس نے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے معاملے پر بعض غلط مشورے دیئے، اور خصوصاً، یوگوسلاویہ کے سوال پر غلط فیصلہ کیا۔"'(مزدور آمریت کے تاریخی تجربے پر، صفحہ 10)

"بعض شعبوں میں اور ایک خاص حد تک، اس نے جمہوری مرکزیت اور پارٹی قیادت کی بیخ کنی کی۔" (تاریخی تجربے پر مزید '(صفحہ 23))۔ اس "نے برادر پارٹیوں اور ملکوں کے ساتھ عظیم قوم کے شاونزم (نسلی تفاخر) کے رجحانوں کا مظاہرہ کیا۔" (صفحہ 28)

مزید بر آں: "طبقوں کے خاتمے کے بعد، طبقاتی جدوجہد کے شدید ہونے پر مستقل زور نہیں دینا چاہیے جیسا کہ اسٹالن نے کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سوشلسٹ جمہوریت کی صحت مند ترقی میں رکاوٹ ہوئی۔ اس معاملے میں اسٹالن کی غلطیوں کی ثابت قدمی سے درستگی میں سوویت کمیونسٹ پارٹی بالکل درست تھی۔" (صفحہ 21)

حالانکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ 'ہمیں اسٹالن کو تاریخی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے، اور یہ دیکھنے کے لیے باضابطہ اور مجموعی تجزیہ کرنا چاہیے کہ وہ کہاں درست اور کہاں غلط تھا'، لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی نے ایسا کوئی تجزیہ نہیں کیا۔ اسٹالن پر اس کی تنقید محض نام نہاد غلطیوں کی ایک فہرست پر مبنی رہی، جسے اکثر مبہم انداز سے تشکیل دیا گیا تھا اور جو مکمل طور پر تاریخی شہادت سے عاری تھی۔

1963-17ء کی چینی کمیونسٹ پارٹی کی دستاویز، "اسٹالن کے سوال پر"، بیان کرتی ہے کہ "چینی کمیونسٹ پارٹی نے مستقل مزاجی کے ساتھ اسٹالن کی خوبیوں اور خامیوں کا تاریخی مادیت کے طریقے سے مجموعی، معروضی اور سائنسی تجزیہ کرنے اور تاریخ کو اسی طرح پیش کرنے پر جیسی وہ حقیقت میں تھی اصرار کیا ہے۔" بدقسمتی سے، حالانکہ یہ کہا گیا کہ اسٹالن کے سوال پر یہ رویہ اپنانا چاہیے، لیکن اسے اس طرح سے نہیں دیکھا گیا۔

1963ء کی غلطیوں کی فہرست کے مطابق: "اسٹالن نے جدلیاتی مادیت سے انحراف کیا اور بعض سوالوں پر مابعد الطبعیات (میٹافزکس) اور موضوعیت پسندی کا شکار ہو گیا اور نتیجتاً بعض اوقات وہ عوام سے کٹ گیا۔ پارٹی کے اندر اور باہر جدوجہد میں، بعض مواقعوں پر اور بعض معاملات میں اس نے دو قسم کے تضادوں کو آپس میں الجھایا جو فطرتاً مختلف ہیں، یعنی اپنے اور دشمن کے

درمیان تضادات اور عوام کے مابین تضادات، اور ان سے نپٹنے کے مختلف طریقوں کو بھی آپس میں الجھایا۔ ردانقلابیوں کو کچلنے کے کام میں جس کی قیادت اسٹالن نے کی، بہت سے ردانقلابیوں کو قرار واقعی سزا ملی، لیکن اسی دوران، معصوم لوگ بھی تھے جنہیں غلط سزا ملی: اور 1937ء میں اور 1938ء میں ردانقلابیوں کی سرکوبی کے دائرے کو وسیع کرنے کی غلطی ہوئی۔ پارٹی اور حکومتی تنظیموں کے معاملے میں، اس نے مزدور مرکزیت کو مکمل طور پر استعمال نہیں کیا اور، کسی حد تک، اس کی خلاف ورزی کی۔ برادر پارٹیوں اور ملکوں سے پیش آنے کے معاملے میں بھی اس نے کچھ غلطیاں کیں۔ اس نے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں بھی کچھ غلط مشورے دیے۔"

1956ء میں بیان کی گئی کئی غلطیوں کا ذکر 1963ء میں چھوڑ دیا گیا۔ طبقاتی جدوجہد میں تیزی لانے کے بارے میں اسٹالن کے نظریے کو غلطیوں کی فہرست سے نکال دیا گیا۔ اسے یوگوسلاویہ کے معاملے پر غلطی کرنے کے کا خصوصی قصوروار قرار نہیں دیا جاتا۔ اسے اپنی داخلی مسرت و اطمینان کے لیے جان بوجھ کر اپنی شخصیت پرستی کو مضبوط کرنے کا ملزم نہیں ٹھرایا جاتا۔ شخصیت پرستی کے خلاف خروشچیف کی جدوجہد کی اب مزید حمایت نہیں کی جاتی: اسے درحقیقت (اب) ردِانقلاب کو چھپانے کا حربہ قرار دیا جاتا ہے۔

18۔1963ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے شائع کی گئی ایک اور دستاویز "اختلافات کا ماخذ اور نشوونما پر" میں یہ کہا جاتا ہے: "بیسویں کانگریس میں اسٹالن پر تنقید۔۔۔ اصولی طور پر اور طریقہ کار کے اعتبار سے، دونوں طرح سے، غلط تھی"۔۔۔ "اپریل 1956ء میں، بیسویں کانگریس کے دوماہ بعد، کامریڈ میکویان سے۔۔۔ گفتگو میں۔۔۔ کامریڈ ماؤزے تنگ نے اسٹالن کے سوال پر ہمارے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ اسٹالن کی "خوبیاں اس کی خامیوں سے بڑھ کر ہیں" اور یہ ضروری تھا کہ اسٹالن کا "ٹھوس تجزیہ" اور "مجموعی جائزہ" لیا جائے۔۔۔ 23 اکتوبر 1956ء کو، چین میں سوویت سفیر کا استقبال کرتے ہوئے، کامریڈ ماؤزے تنگ نے نشاندہی کی کہ "اسٹالن تنقید کا مستحق ہے، لیکن ہم تنقید کے طریقہ کار سے متفق نہیں، اور دیگر معاملات بھی ہیں جن سے ہم اتفاق نہیں کرتے"۔۔۔ 30 نومبر 1956ء کو، چین میں سوویت سفیر کا استقبال کرتے ہوئے، کامریڈ ماؤزے تنگ نے دوبارہ نشاندہی کی کہ اسٹالن کے دور اقتدار میں بنیادی پالیسی اور لائن درست تھیں اور یہ کہ دشمنوں کے خلاف استعمال کیے جانے والے طریقوں کو ہرگز اپنے کامریڈوں کے خلاف استعمال نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کے کامریڈوں کے ساتھ کئی مواقعوں پر اپنی اندرونی بات چیت میں، چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اہم رہنماؤں نے بین الاقوامی صورتحال اور بین

الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی حکمتِ عملی پر اپنے خیالات کو بیسویں کانگریس کے براہِ راست حوالے کے ساتھ منظم انداز سے واضح کیا۔۔۔"۔۔۔"حقیقت یہ ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے کبھی بھی اور کسی جگہ بھی۔۔۔اسٹالن کو مکمل طور پر مسترد کرنے سے اتفاق نہیں کیا"۔

19۔ یہ سچ ہے کہ 1956ء میں اسٹالن کو "مکمل" مسترد کرنے سے عوامی سطح پر اختلاف کیا گیا تھا۔ لیکن اس کا حوالہ ٹیٹو تھا خروشچیف نہیں۔ اس نے اسٹالن کے معاملے پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کے مؤقف سے اتفاق کا اظہار کیا تھا۔ "تاریخی تجربے پر" دستاویز یہ بیان کرتی ہے کہ: "سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اسٹالن کی عظیم حصہ داری کی توثیق کرتے ہوئے، اس کی غلطیوں کے جوہر کا صاف طور پر انکشاف کرنا ضروری سمجھتی ہے"۔ اور اس دوران "خفیہ تقریر" کی اشاعت کے باوجود، "تاریخی تجربے پر مزید" دستاویز چینی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے اسٹالن کے بارے میں خروشچیف کے مؤقف کی حمایت کرتی ہے۔ (اور یہ ایک حقیقت ہے کہ "خفیہ تقریر" نے اسٹالن کی کسی مکمل نفی کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ اس نے 1934ء تک اسٹالن کے نقطۂ نظر سے عمومی اتفاق ظاہر کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے بعض بنیادی معاملات پر اختلاف کیا جن کی نفی ردِ انقلاب کے مفاد میں ضروری تھی)۔

بیسویں کانگریس نے نظریاتی اہمیت کے حامل دو خصوصی معاملات کی بطورِ خاص نفی کی۔ اسٹالن کی تصنیف 'سوویت یونین میں سوشلزم کے معاشی مسائل'، جس میں اجناسی (کموڈٹی) سوشلزم کے نظریے کو غلط ثابت کیا گیا تھا اور جس میں انقلاب کو آگے بڑھانے کے لیے درکار معاشی ترقی کا خاکہ پیش کیا گیا تھا، اسے غلط قرار دیا گیا۔ دوئم، اسٹالن کا نظریہ (یا لینن کے نظریے پر اصرار) کہ سوشلزم کے پورے دور میں، طبقاتی جدوجہد جاری رہتی ہے بلکہ شدید تر ہوتی ہے، اسے بھی غلط قرار دیا گیا۔

چینی کمیونسٹ پارٹی نے 'معاشی مسائل' پر مبنی تصنیف کی نفی کو بلاواسطہ انداز سے (یعنی 'تاریخی تجربے پر مزید' دستاویز میں اس بیان سے کہ اسٹالن کو 'کاروباری اداروں کی جمہوری طریقوں سے انتظام کاری' کو فروغ دینا چاہیے تھا اور 'ایک جانب، ریاستی اداروں اور مختلف کاروباری اداروں کا انتظام چلانے والے اداروں کے درمیان، اور دوسری جانب، عوام الناس کے درمیان، قریبی روابط' قائم کرنا چاہیے تھے'؛ کیا اور نومبر 1957ء میں ماؤزے تنگ کی جانب سے 'سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے زراعت کی ترقی' اور 'صنعت اور تعمیر کی انتظام کاری کی تنظیم نو کے عقلمندانہ اقدامات' کی منظوری سے'۔

اس وقت کے ٹھوس حالات میں یہ بیانات سوویت اور مشرقی یورپی معیشتوں میں صرف مارکیٹ کے رشتوں کی حمایت کے بطور ہی کام کرسکتے تھے (جنہیں عموما 'جمہوریت' کے بطور بیان کیا جاتا ہے) ۔ماؤزے تنگ کے 1957ء کے بیان کے وقت تک مارکیٹ سوشلزم کا نظریہ کافی ترقی کرچکا تھا اور مارکیٹ اصلاحات بڑے پیمانے پر ہو چکی تھیں۔)

جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ طبقاتی جدوجہد کی شدت کے نظریے کی خصوصیت کے ساتھ 'تاریخی تجربے پر مزید' دستاویز میں مذمت کی گئی۔

20۔ 1957/1958ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے اسٹالن پر خروشچیف کے مؤقف کی عوامی حمایت کی۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں نے سوویت کمیونسٹ پارٹی کے نمائندوں سے نجی بات چیت میں جو کہا وہ بظاہر چینی کمیونسٹ پارٹی کے عوامی بیانات سے مختلف ہے۔ جو چیز طبقاتی جدوجہد کی سیاست میں اہمیت رکھتی ہے وہ عوامی بیانات ہیں۔(ماسکو میں 1957ء میں ماؤزے تنگ نے، مولوٹوف، کاگانووچ وغیرہ کے 'پارٹی مخالف گروہ' کے خلاف، جو خروشچیف ازم کی راہ روکنے کے لیے اسٹالن کے دور کی قیادت کی باقیات کی ایک تاخیری تحریک تھی، خروشچیف کے اقدامات کی حمایت کی۔)

21۔ ثقافتی انقلاب کے آغاز کے بعد چینی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے اسٹالن کی تنقید سوشلزم کے پورے دور میں جاری رہی: 'نظریاتی طور پر اسٹالن یہ تسلیم کرنے میں ناکام رہا کہ طبقے اور طبقاتی جدوجہدیں مزدور طبقے کی آمریت کے پورے دور میں موجود رہتی ہیں'۔('ایک عظیم تاریخی دستاویز' کے مطالعے کے لیے حوالہ جاتی مواد، 1967)۔

یہ بات اس حوالے سے 1956ء میں اسٹالن پر کی جانے والی تنقید کی ضد ہے۔ 1956ء میں اسٹالن پر کی جانے والی تنقید گو کہ غلط تھی تاہم اس میں کم از کم اسٹالن کے حقیقی مؤقف کا حوالہ دیا گیا تھا۔(سوشلزم میں) طبقاتی جدوجہد کے اتار (خاتمے) کا نظریہ، جسے 1937ء میں اسٹالن سے منسوب کیا گیا، اسے اسٹالن نے کبھی پیش نہیں کیا تھا۔ اس نے 1937ء میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی اپنی رپورٹ میں اسے قطعی مسترد کر دیا تھا۔ اور ٹیٹو ازم کے ساتھ تنازعے میں دوبارہ یہ دوہرایا گیا کہ سوویت یونین میں طبقاتی جدوجہد جاری تھی۔

22۔ یہ بالکل واضح ہے کہ 1955ء-1960ء کے اہم سالوں کے دوران، ٹیٹو ازم کے ساتھ مفاہمت، بیسویں کانگریس کی نوعیت اوراسٹالن کے سوالوں جیسے اہم مسائل پر چینی کمیونسٹ پارٹی کے اقدامات اور عوامی بیانات کو لن بیاؤ کے ان دعووں سے مطابقت میں نہیں لایا جا سکتا جو اس نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی نویں کانگریس کی رپورٹ میں کیے۔ جیسے کہ: جب خروشچیف کی ترمیم پسندی ابھرنا شروع ہی ہوئی تھی تب ہمارے عظیم رہنما چیئرمین ماؤزے تنگ نے یہ پیش بینی کر لی تھی کہ جدید ترمیم پسندی عالمی انقلاب کے آدرش کو کس قدر عظیم نقصان دے گی۔۔۔

سوشلزم میں طبقاتی جدوجہد:

23۔ لن بیاؤ دعوی کرتا ہے: "بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں اور ملک میں طبقاتی جدوجہد کے نئے رجحانوں میں ترمیم پسندی کی کثرت کے پیشِ نظر، چیئرمین ماؤزے تنگ نے اپنی عظیم تصنیف 'لوگوں کے مابین تضادات سے درست طریقے سے نپٹنے پر' میں پوری پارٹی کی توجہ اس مندرجہ ذیل حقیقت کی طرف دلائی۔' (یعنی یہ کہ چین میں طبقاتی جدوجہد ہنوز جاری تھی)۔ 'اس طرح، پہلی بار بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے نظریے اور عمل میں، واضح طور پر اس بات کی نشاندہی ہوئی کہ طبقات اور طبقاتی جدوجہد تب بھی موجود رہتے ہیں جب ذرائع پیداوار کی ملکیت کی سوشلسٹ منتقلی بڑی حد تک مکمل ہو چکی ہو، اور یہ کہ (تب بھی) مزدور طبقے کو انقلاب جاری رکھنا چاہیے۔'

24۔ معاملہ یہ نہیں ہے کہ معیشت کی سوشلسٹ منتقلی کے بعد طبقاتی جدوجہد کے تسلسل کی "واضح نشاندہی" پہلی بار ماؤزے تنگ نے 1957ء میں کی۔ مارچ 1937ء میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو اپنی رپورٹ میں اسٹالن نے کہا تھا: 'ہمیں اس گلے سڑے نظریے کو لازمی طور پر توڑ پھوڑ کر پھینک دینا چاہیے کہ ہر وہ پیش رفت جو ہم کر رہے ہیں اس سے یہاں طبقاتی جدوجہد میں لازما اتراؤ آنا چاہیے، ہم جتنی کامیابی حاصل کریں گے طبقاتی دشمن اتنا ہی سدھا ہوا بن جائے گا۔

'یہ نظریہ نہ صرف گلا سڑا ہے بلکہ خطرناک بھی ہے، کیونکہ یہ ہمارے لوگوں کو کاہل کرتا ہے، ان کو جال میں پھنساتا ہے، اور طبقاتی دشمن کو اس قابل کرتا ہے کہ وہ سوویت حکومت کے خلاف جدوجہد کو تازہ دم کرے۔

'اس کے برعکس، ہم جس قدر آگے بڑھیں گے، جس قدر زیادہ کامیابی حاصل کریں گے، شکست خوردہ استحصالی طبقوں کی باقیات کا غیض و غضب اسی قدر زیادہ ہو گا، وہ جدوجہد کی زیادہ تند و تیز شکلوں سے رجوع کرنے کے لیے اسی قدر زیادہ تیار ہوں گے، وہ

سوویت ریاست کو اسی قدر زیادہ نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے، اور وہ اسی قدر زیادہ بدحواسی کے ساتھ جدوجہد کے ذرائع پر فنا کے قریب پہنچ جانے والوں کے آخری سہارے کی حیثیت سے جھپٹیں گے۔

'یہ ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ سوویت یونین میں شکست خوردہ طبقوں کی باقیات اکیلی نہیں ہیں۔ انہیں سوویت یونین کی سرحدوں سے باہر موجود ہمارے دشمنوں کی براہِ راست حمایت حاصل ہے۔ یہ سوچنا ایک غلطی ہوگی کہ طبقاتی جدوجہد کا دائرہ سوویت یونین کی سرحدوں تک محدود ہے۔ طبقاتی جدوجہد کا ایک سرا سوویت یونین کی سرحدوں کے اندر روبہ عمل ہے، لیکن اس کا دوسرا سرا ان سرمایہ دار ریاستوں تک پھیلا ہوا ہے جو ہمارے اردگرد موجود ہیں۔ شکست خوردہ طبقوں کی باقیات اس بات سے آگاہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ اور اسی وجہ سے کہ وہ اس سے آگاہ ہیں، وہ اپنے جنونی حملے جاری رکھیں گی۔

'یہی وہ سبق ہے جو تاریخ ہمیں سکھاتی ہے۔ یہی وہ سبق ہے جو لینن ازم ہمیں سکھاتا ہے۔'

سوشلزم میں طبقاتی جدوجہد کے جاری رہنے کے بارے میں یہ ایک مکمل واضح بیان ہے۔ یہ بیان کرتے ہوئے اسٹالن کوئی نیا نظریہ تیار نہیں کر رہا تھا۔ وہ محض ایک بالشویک مؤقف کا اعادہ کر رہا تھا جسے لینن نے تشکیل دیا تھا۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے 1956ء میں اسٹالن پر کی گئی تنقید اس نکتے سے تعلق رکھتی ہے: "طبقوں کے خاتمے کے بعد، طبقاتی جدوجہد کے شدید ہونے پر مستقل زور نہیں دینا چاہیے جیسا کہ اسٹالن نے کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سوشلسٹ جمہوریت کی صحت مند ترقی میں رکاوٹ ہوئی۔ اس معاملے میں اسٹالن کی غلطیوں کی ثابت قدمی سے درستگی میں سوویت کمیونسٹ پارٹی بالکل درست تھی۔" (صفحہ 21)

اگر اسٹالن کا مؤقف تھا کہ طبقوں کے خاتمے کے بعد بھی طبقاتی جدوجہد جاری تھی تو یہ یقیناً احمقانہ بات ہوتی۔ لیکن اسٹالن اس بات سے متفق نہیں تھا کہ سوویت یونین میں طبقے ختم کر دیے گئے تھے۔ بین الاقوامی سطح پر اور سوویت یونین میں طبقوں کی مسلسل موجودگی کی روشنی میں ہی اسٹالن نے طبقاتی جدوجہد میں شدت کا نظریہ اختیار کیا۔

حالیہ برسوں میں، خصوصاً (چین میں) ثقافتی انقلاب کے آغاز کے وقت سے، چینی کمیونسٹ پارٹی نے اسٹالن پر اس کے برعکس تنقید کی جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے: یعنی یہ کہ وہ (اسٹالن) یہ دیکھنے میں ناکام رہا کہ 1930ء کے وسط کے بعد سوویت یونین میں طبقاتی

جدوجہد جاری رہی۔ درحقیقت طبقاتی جدوجہد میں اتراؤ کے نظریے کو اسٹالن نے 1937ء میں بطور خاص مسترد کیا تھا، جیسا کہ ہم نے دیکھا۔ تاہم، چینی کمیونسٹ پارٹی نے خروشچیف کے زمانے کے ابتدائی سالوں میں اس نظریے کی حمایت کی۔

25۔ لن بیاؤ کا یہ دعوی کہ ماؤزے تنگ کی تصنیف "'تضادات سے درست انداز سے نپٹنے پر'۔۔۔ بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں ترمیم پسندی کے پھیلاؤ کے پیشِ نظر" لکھی گئی تھی خود اس دستاویز سے یا اس دستاویز کی جانب بین الاقوامی ترمیم پسند تحریک کے ردعمل سے ثابت نہیں ہوتا۔ ماوزے تنگ کی اس دستاویز میں اس بات کے کوئی آثار نہیں ملتے کہ وہ خروشچیف ازم کی ترمیم پسند فطرت سے اس وقت واقف تھے۔ یہ دستاویز خروشچیف کی ترمیم پسندی پر تنقید نہیں کرتی۔ اوراس دستاویز کو خروشچیف پسندوں نے عمومی طور پر خوش آمدید کہا تھا اور وہ اسے 1957ء کے اپنے مؤقف کی حمایت کے طور پر دیکھتے تھے۔

نہ ہی یہ بیان کرنا بالکل درست ہے کہ (اس حقیقت کو ایک طرف رکھتے ہوئے کہ یہ نظریہ لینن اور اسٹالن پہلے ہی ثابت کر چکے تھے) اس دستاویز میں " واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ طبقات اور طبقاتی جدوجہد تب بھی موجود رہتے ہیں جب ذرائع پیداوار کی ملکیت کی سوشلسٹ منتقلی بڑی حد تک مکمل ہو چکی ہو"۔ لن بیاؤ نے طبقاتی جدوجہد کے جاری رہنے پر ماوزے تنگ کے بیان کا جو اقتباس دیا ہے وہ خاص طور پر چین سے تعلق رکھتا ہے، جہاں پر انا سرمایہ دار طبقہ، اور طفیلی سرمایہ دار اور زمیندار طبقے، ہنوز موجود ہیں۔ لن بیاؤ کا اقتباس بیان کرتا ہے: "چین میں، حالانکہ ملکیت کے نظام کے حوالے سے سوشلسٹ تبدیلی بڑی حد تک مکمل ہوگئی ہے۔۔۔(تاہم) بیدخل کیے گئے زمینداروں اور طفیلیوں کی باقیات ہنوز موجود ہیں، سرمایہ دار ہنوز موجود ہے، اور چھوٹے سرمایہ دار طبقے (پیٹی بورژوا) کو نئے سانچے میں ڈھالنے کا کام ابھی صرف شروع ہی ہوا ہے۔" (لن بیاؤ نے جس بات کو چھوڑ دیا وہ یہ ہے: "اور حالانکہ سابق انقلابی ادوار میں بڑے پیمانے کی اور ہنگامہ خیز طبقاتی جدوجہدیں بڑی حد تک اختتام پذیر ہو چکی ہیں"۔)

"یہ سوال کہ کون فتح یاب ہوگا، سوشلزم یا سرمایہ داری، ہنوز اب تک طے نہیں ہوا ہے۔ مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان طبقاتی جدوجہد، مختلف سیاسی قوتوں کے مابین طبقاتی جدوجہد، اور نظریاتی میدان میں مزدور اور سرمایہ داری کے درمیان نظریاتی جدوجہد طویل اور کٹھن ہوگی اور بعض اوقات شدید ہو جائے گی۔" (ماؤزے تنگ مزید تبصرہ کرتے ہیں: " نظریاتی جدوجہد، جدوجہد کی

دوسری شکلوں کی طرح نہیں ہوتی۔ اس جدوجہد میں جو واحد طریقہ استعمال کیا جاتا ہے وہ نہایت صبر و تحمل سے استدلال کرنا ہوتا ہے نہ کہ خام انداز سے جبر کرنا"۔)

لن بیاؤ نے جو اقتباس دیا ہے وہ بطور خاص چین کے حالات کا حوالہ دیتا ہے، جہاں پرانا سرمایہ دار اور چھوٹے سرمایہ دار طبقے، اور حتی کہ زمیندار اور طفیلی طبقوں کی باقیات ہنوز موجود ہے اور جہاں زرعی اجتماع کاری اور سوشلسٹ صنعتکاری ابھی صرف شروع ہی ہوئی ہے۔ (سوویت یونین میں، جب اسٹالن نے 1937ء میں طبقاتی جدوجہد کی شدت کے نظریے پر دوبارہ زور دیا، تو پرانا سرمایہ دار اور زمیندار طبقہ مزید وجود نہیں رکھتا تھا، ان معنی میں کہ ذرائع پیداوار پر ان کا کنٹرول نہیں تھا، اور، مناسب انداز سے کہا جائے تو، مزدور طبقے کے ساتھ صرف کسان ہی ایک طبقے کی حیثیت سے وجود رکھتے تھے۔)

ماؤزے تنگ کے مشاہدات اس بیان پر مبنی نہیں کہ سوویت یونین میں طبقاتی جدوجہد ہنوز جاری تھی، اور وہ بیک وقت چینی کمیونسٹ پارٹی کے اس بیان کی تردید نہیں کرتے کہ سوویت یونین میں طبقوں کا خاتمہ ہو چکا تھا، اور یہ کہ اسٹالن نے طبقاتی جدوجہد کی شدت کے نظریے کو پیش کر کے غلطی کی تھی۔

26۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی دستاویز "لینن ازم یا سوشل امپریلزم؟"، جسے لینن کے صد سالہ جشن پیدائش کے موقع پر اپریل 1970ء میں شائع کیا گیا، کہتی ہے: "بہت پہلے، جب خروشچیف نے اپنی ترمیم پسند صفات کو ظاہر کرنا شروع کیا تو کامریڈ ماؤزے تنگ نے شدت سے اس بات کی نشاندہی کی: 'میرا خیال ہے کہ دو 'تلواریں' ہیں: ایک لینن ہے اور دوسری اسٹالن۔ روسیوں نے اسٹالن کی تلوار کو چھوڑ دیا ہے۔ جہاں تک لینن کی تلوار کا تعلق ہے، کیا اسے بھی اب سوویت یونین کے بعض رہنماؤں نے کسی حد تک ترک نہیں کر دیا ہے؟ میرے خیال میں، اسے بڑی حد تک ترک کر دیا گیا ہے۔ کیا اکتوبر انقلاب اب بھی مؤثر ہے؟ کیا یہ اب بھی تمام ملکوں کے لیے ایک مثال ہو سکتا ہے؟ بیسویں کانگریس میں خروشچیف کی رپورٹ کہتی ہے کہ پارلیمانی راستے سے سیاسی اقتدار حاصل کرنا ممکن ہے، یعنی، تمام ملکوں کے لیے اب یہ مزید ضروری نہیں کہ وہ اکتوبر انقلاب سے سیکھیں۔ ایک بار جب یہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے، تو لینن ازم کو بڑی حد تک باہر نکال پھینکا جاتا ہے۔"

اس کا ماخذ 15 نومبر 1956ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے توسیعی اجلاس کی تقریر ہے۔ شن ہوا نیوز ایجنسی نے، جس نے وہ دستاویز شائع کی تھی جس سے یہ اقتباس لیا گیا ہے، انکوائری کرنے پر یہ انکشاف کیا کہ ماؤزے تنگ کی یہ تقریر نہ انگریزی میں دستیاب ہے اور نہ چینی میں۔ چنانچہ، اس کی اہمیت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ لیکن ایک سال بعد ماسکو میں ماؤزے تنگ نے غیر مبہم انداز سے کہا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کا ہراول دستہ تھی۔ وہ ایسا نہ کہتے اگر، جیسا کہ مندرجہ بالا اقتباس سے پتہ چلتا ہے، انہیں بیسویں کانگریس کی اہمیت کا اور خروشچیف ازم کی فطرت کا ادراک ہوتا۔)

27۔ سوشلزم کے دور میں طبقاتی جدوجہد کے جاری رہنے کے بارے میں اسٹالن کے حقیقی خیالات کو قائم کرکے ہم اس غرض سے کسی مردہ معاملے کو دوبارہ نہیں اٹھا رہے ہے کہ ترمیم پسندی کے خلاف تحریک میں الجھنوں کو مزید گہرا کیا جائے۔ یہ ایسا سوال ہے جسے خود چینی کمیونسٹ پارٹی نے اسٹالن کے وفات کے بعد سے دو اہم مواقعوں پر خود ایک مسئلہ بنا دیا ہے (حالانکہ اسے اس کی وفات سے پہلے مسئلہ نہیں بنایا گیا)۔ 1956ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے خروشچیف کے ساتھ مل کر یہ الزام لگایا کہ سوشلزم میں طبقاتی جدوجہد کے جاری رہنے کے بارے میں اسٹالن کا نظریہ غلط تھا اور سوشلزم کی ترقی میں سنگین غلطیوں اور دھچکوں کا باعث تھا۔
ساٹھ کی دہائی کے وسط میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے الزام لگایا کہ اسٹالن کی جانب سے یہ تسلیم کرنے میں ناکامی کہ سوشلزم میں طبقاتی جدوجہد جاری رہتی ہے سنگین غلطیوں کا سبب تھی اور اس نے خروشچیف کی ترمیم پسندی کی ترقی میں سہولت فراہم کی۔

یہ دونوں متضاد بیانات درست نہیں ہیں۔ پہلا اس لیے غلط ہے کہ سوویت یونین میں، تیس کی دہائی کے اواخر سے پچاس کی دہائی تک، طبقاتی جدوجہد میں واقعی تیزی آئی۔ دوسرا اس لیے درست نہیں کیونکہ اسٹالن نے اس عرصے میں طبقاتی جدوجہد کے جاری رہنے اور اس کی شدت بڑھنے کو تسلیم کیا اور اس کی نشاندہی کی۔

نتائج:

اس دستاویز میں جو حقائق بیان کیے گئے ہیں انہیں برطانوی اور آئرش کمیونسٹ تنظیم نے 1965ء میں اپنی ابتداء کے وقت سے زیر بحث رکھا ہے اور ان کی تحقیق کی ہے۔ تب سے ہی دونوں تنظیموں نے ان کے بارے میں برطانیہ اور یورپ میں موجود ماؤاسٹ

گروپوں سے بات چیت کی ہے۔ جن گروپوں سے ہم نے بات کی ان میں سے کسی نے بھی بیسویں کانگریس بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی جانب سے اس پر رد عمل کی آزادنہ تحقیق نہیں کی۔

جب برطانوی اور آئرش کمیونسٹ تنظیم نے اس معاملے پر اپنے خیالات (جنہیں بنیادی طور پر اوپر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے) کو بیان کیا تو حقائق کے اعتبار سے ان میں کوئی نقص نہیں تھا۔ اس پر عمومی رد عمل کے جذبات یہ تھے کہ اس دور کی زیادہ قریب سے تحقیق نہیں کرنا چاہیے۔

پانچ سال قبل برطانوی اور آئرش کمیونسٹ تنظیم کو یہ محسوس ہوا کہ ترمیم پسندی کے خلاف تحریک ترقی نہیں کر سکتی تھی اگر وہ اس پیش رفت کی تحقیق سے انکار کرتی جس نے اسے تاریخی طور پر ناگزیر بنا دیا تھا (یعنی بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں خروشچیف کی ترمیم کے غلبے کا ابھار)، اور اگر وہ تاریخی حقیقت کی ٹھوس زمین سے پسپا ہو کر فریبِ نظر کی دلدل میں اتر جاتی۔ پانچ سال کے عملی تجربے نے اس خیال کی درستگی کی تصدیق کر دی ہے۔ 1965ء میں آئرلینڈ اور برطانیہ میں جتنے بھی ترمیم پسندی کے مخالف گروہ موجود تھے، برطانوی اور آئرش کمیونسٹ تنظیم ان معدودے چند میں سے ایک ہے جو اب تک موجود ہیں، اور یہ واحد گروہ ہے جو اس عرصے کے دوران نظریاتی اور تنظیمی دونوں اعتبار سے مضبوط ہوا ہے۔ اس کے برعکس ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کمیونزم فریبِ نظر پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ گزشتہ سال میں پورے یورپ اور امریکہ میں فریبِ نظر پر قائم تنظیمیں بکھرتی رہی ہیں اور زیادہ سے زیادہ الجھن کا شکار ہوئی ہیں۔

اس دستاویز میں بیان کیے گئے تاریخی حقائق سے کیا نتیجہ سامنے آتا ہے؟ صرف ایک ہی لازمی نتیجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت، بشمول ماؤزے تنگ، نے خروشچیف کی ترمیم پسندی کی ارتقاء کو مارکسزم لینن ازم کی مزید ترقی سمجھنے کی غلطی کی، اور یہ کہ اس نے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک میں خروشچیف ازم کو غلبہ حاصل کرنے میں (1957ء اور 1960ء کی میٹنگوں میں اس غلبے کو باضابطہ بنا کر) سرگرم سہولت فراہم کی۔

ان حقائق سے چینی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کے درمیان تعلقات میں بعد میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں، یا چینی کمیونسٹ پارٹی میں اندرونی طور پر ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں، کوئی لازمی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔ ان سوالات کے بارے میں حقائق کو بھی ٹھوس تحقیقات کے ذریعے ثابت کرنا چاہیے، اور ان سے مستقبل کی دستاویز میں نمٹا جائے گا۔

پالیسی بیان نمبر 3، نومبر 1970ء۔ جنوری 1972ء اور جنوری 1973ء میں دوبارہ شائع کیا گیا۔